© rasailojaraid.com

نعرہ تکبیر

سید اکرام الحق جاوید

حقوق اہل حدیث

آواز کون اٹھائے گا ؟؟؟

ایوب خان کے دور میں اگر کسی زعیم نے حقوق اہل حدیث کے لیے آواز اٹھائی ہوگی تو تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف سے لکھی گئی ہوگی۔ مگر ہماری معلومات کے مطابق پہلی بار منظم طور پر آواز اس طرح بلند ہوئی کہ حکمران اور حلیف وحریف سب کے سب سناٹے میں آگئے۔ سچ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ آواز یہ غلغلہ یہ شور اس طرح چار سو اٹھا کہ وردی والے بھی سپٹپٹا اٹھے۔ "میں وہابی ہوں۔ مجھے اس پر فخر ہے" کے آوازے جا بجا سننے جانے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ تحریک اس طرح برپا ہوئی کہ کارکن نعرہ زن اور صف آرا ہو کر کہنے لگے "قدم بڑھاؤ ـــــ علامہ ظہیر ـــــ ہم تمہارے ساتھ ہیں" ـــــ بھاری بھر شخصیت، بھاری بھرکم آواز اور بھاری مینڈیٹ کا حامل یہ فرزند اہل حدیث آندھی کی طرح آیا اور طوفان کی طرح چلا گیا۔ وہ بھی بت شکن تھا۔ اور یہ بھی۔ وہ غزنی سے آیا تھا یہ مدینہ سے۔ وہ تلواروں سے شعلے نکالتا۔ یہ ننننننننے کی آتش بازی کرتا۔ کبھی آگ حکمرانوں پر گرتی۔ کبھی اس کے چنگارے فوجی ٹوپیوں پر جا گرتے۔ بعض اپنے بھی پریشان ہونے لگے۔ بیگانے تو ہراساں تھے ہی۔ اب پتہ چلا کہ وہ سچ ہی کہہ گیا تھا۔ کون ـــــ وہ بڑا وہابی ـــــ کون بڑا وہابی؟ ـــــ وہی ناں۔ ارے بھئی کون؟ ـــــ جس نے کہا تھا، گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کا ایک دن بہتر ہے۔ یہ تو ٹیپو تھا۔ ایک بہادر جرنیل، ایک عظیم سلطان، اور کتاب وسنت کا داعی ....

وطن عزیز میں حقوق کی آواز حنفیوں نے بھی اٹھائی اور شیعوں نے بھی .... وہ اپنی عددی طاقت کے بل بوتے پر مطالبہ کر رہے ہیں کہ "فقہ حنفی" نافذ کی جائے ـ جبکہ شیعہ حضرات "فقہ جعفریہ" نافذ کرانے کے درپے ہیں۔ ہمارا قومی آئین نہ کسی "فقہ" کی حمایت کرتا ہے اور نہ کسی "فتاوی عالمگیری" اور "دین اکبری" کی پشت پناہی۔ ہمارا آئین، ہماری آئینی اساس۔ صرف اور صرف وہی ہے جس کا علمبردار اہل حدیث ہے۔ یعنی کتاب وسنت۔ اس طرح کتاب وسنت ہمارے آئین کی بنیاد اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کی حقانیت کی دلیل ہے ـــــ ہم کیا چاہیں؟ کتاب وسنت ـــــ حکومت کیا چاہے؟ کتاب وسنت، اسمبلی کیا چاہے؟ کتاب وسنت، پارلیمنٹ کیا چاہے؟ کتاب وسنت؟ تو ہر سطح پر کتاب وسنت کی مسلسل اور بھرپور حمایت کے باوجود اگر ہم کتاب وسنت والے بھی اس نصب العین کے بارے میں غفلت اور سستی برتیں تو پھر کل کے مورخ کو یہ لکھنے سے روکا نہیں جا سکتا کہ

> زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
> ہمیں سو گئے داستان کہتے کہتے !!!

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کہا کرتے تھے کہ ـــ یہ صدی اہل حدیث کی صدی ہے اور اہل حدیثو! اٹھو زمانہ تمہارے قدموں کی چاپ کا منتظر ہے۔ ایک فوجی سے لے کر جرنیل تک۔ ایک کلرک سے لیکر وزیر تک۔ دربان سے لے کر سپیکر تک اور سیکورٹی مین سے صدر تک سب کو معلوم ہے کہ حق بات اہل حدیث ہی کرتا ہے اور کتاب وسنت اس دھرتی کی بنیاد اور اس آئین کی خشت اول ہے۔ لیکن ہم کیا کریں وہ ہم ہی ٹکڑیوں میں بٹے ہوئے ہیں!

بقیہ صفحہ ۸ پر

© rasailojaraid.com